بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 25

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

9 ربیع الاول 1420 ہجری 24 احسان 1378 ہش 24 جون 1999ء

لندن ۱۹ جون 99 (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے سابقہ مضمون کو ہی جاری رکھتے ہوئے شہداء کے مختصر کوائف بیان فرمائے۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس۔

مومن کیلئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بیخوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ اور استغفار کرتا رہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

مومن کیلئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بیخوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ اور استغفار کرتا رہے کیونکہ استغفار سے انسان گذشتہ بدیوں کے بُرے نتائج سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بچ رہتا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں پھر آئندہ کیلئے خدا سے معاملہ صاف کرلے۔ اس طرح پر خدا کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا اور پھر اس پر کوئی خوف و حزن نہ ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ولی اللہ

خدا تعالیٰ نے اُن کو اپنا ولی کہا ہے حالانکہ وہ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ اسلئے استغناء ایک شرط کے ساتھ ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ تھرک کر کسی کو ولی نہیں بناتا بلکہ محض اپنے فضل اور عنایت سے اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ اس کو کسی کی کوئی حاجت نہیں ہے اس ولایت اور قرب کا فائدہ بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ ہزاروں ہزار فوائد اور امور ہوتے ہیں جو اس کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی دُعائیں قبول کرتا ہے نہ صرف اس کی دُعائیں قبول کرتا ہے بلکہ اس کے اہل و عیال۔ اس کے احباب کیلئے بھی برکات عطا کرتا ہے اور صرف یہانتک ہی نہیں بلکہ ان مقاموں میں برکت دی جاتی ہے جہاں وہ ہوتے ہیں اور اُن زمینوں میں برکت رکھی جاتی ہے اور ان کپڑوں میں برکت دی جاتی ہے جن میں وہ ہوتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ ولی اللہ بننا ہی مشکل ہے بلکہ اس مقام کا سمجھنا ہی دشوار ہوتا ہے کہ یہ کس حالت میں کہا جاوے گا کہ وہ خدا کا ولی ہے۔ انسان انسان کے ساتھ ظاہر داری میں خوشامد کر سکتا ہے اور اس کو خوش کر سکتا ہے خواہ دل میں ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہو۔ ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتبا اور اصطفا فطرتی جوہر سے ہوتا ہے۔ ممکن ہے گذشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کل خطائیں بخش دیتا ہے اور پھر اسکو کبھی شرمندہ نہیں کرتا نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگذر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے۔

برکات اور فیوض الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دل صاف نہ ہو کچھ نہیں۔ چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصہ یا کسی گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلیات آتی ہیں اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کیلئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہئے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنا صدق دکھایا یا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمونہ دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا کی زندگی میں کوئی ذلت نہیں اُٹھاتا اور نہ تنگی رزق کی مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے اسے نامُراد نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت قادر و کریم کا اقتضاء

اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں بڑی قابل غور ہیں اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے۔ وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کی ہیں۔ جب تک یہ دونو باتیں نہ ہوں۔ کوئی فیض نہیں ملتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اُسے تامل اور دریغ نہ ہو لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو تو اس کی صفت کریمی کا کیا فائدہ؟ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو پھر اس سے کیا حاصل؟ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونو باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے اور ان دونو صفتوں میں بھی وہ وحدہ لاشریک ہے۔

پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کرلے۔ سرمد نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سرمد گلہ اختصارے باید کرد   یک کار ازیں دوکارے باید کرد
یا تن برضائے یارے باید کرد   یا قطع نظر زیارے باید کرد

حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے۔ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اسکو لگ جائے گا اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو تو پھر سخت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں بھی ایک مصرعہ مشہور ہے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو   یہ من کان للہ کان اللہ لہٗ ہی کا ترجمہ ہے

جب انسان خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر کچھ شک نہیں۔ ساری دنیا اُس کی ہو جاتی ہے مگر اس وقت بڑی بڑی مشکلات آکر پڑتی ہیں۔ لوگ ہمارے سلسلہ کی مخالفت کے لئے کیا کیا کوشش نہیں کرتے۔ اس کی عدم ضرورت کے واسطے کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ ہم نماز اور کلمہ نہیں پڑھتے؟ جو لوگ اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں وہ آخر بے نصیب رہ جاتے ہیں۔

برکات نماز کس طرح ملتے ہیں

اس میں شک نہیں کہ نماز میں برکات ہیں مگر وہ برکات ہر ایک کو نہیں مل سکتے نماز بھی وہی پڑھتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نماز پڑھادے ورنہ وہ نماز نہیں نرا پوست ہے جو پڑھنے والے کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو مغز سے کچھ واسطہ اور تعلق ہی نہیں۔ اسی طرح کلمہ بھی وہی پڑھتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ کلمہ پڑھوائے۔ جب تک نماز اور کلمہ پڑھنے میں آسمانی چشمہ سے گھونٹ نہ ملے تو کیا فائدہ؟ وہ نماز جس میں حلاوت اور ذوق ہو اور خالق سے سچا تعلق قائم ہو کر پوری نیاز مندی اور خشوع کا نمونہ ہو اس کے ساتھ ہی ایک تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جس کو پڑھنے والا فوراً محسوس کر لیتا ہے کہ اب وہ وہ نہیں رہا جو چند سال پہلے تھا۔

ابدال

جب یہ تبدیلی اس کی حالت میں پیدا ہوتی ہے اس وقت اس کا نام ابدال ہوتا ہے۔ احادیث میں جو ابدال آیا ہے اس سے یہی مراد لی گئی ہے کہ کامل انقطاع اور تبتّل کے ساتھ جب خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنی حالت میں تبدیلی کرلے جیسے قیامت میں بہشتیوں میں تبدیلیاں ہوں گی کہ وہ چاند یا ستاروں کی مانند ہو جا ئیں گے اسی طرح پر اس دنیا میں بھی ان کے اندر ہونی ضروری ہے تاکہ وہ اس تبدیلی پر شہادت ہو۔ اسی لئے فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ چونکہ اس دنیا میں بھی ایک بہشت ہے جو مومن کو دیا جاتا ہے۔ اس کے موافق ایک تبدیلی بھی یہاں ہوتی ہے اس کو ایک خاص قسم کا رعب دیا جاتا ہے جو الٰہی تجلیات کے پرتو سے ملتا ہے۔ نفس امارہ کے جذبات سے اس کو روک دیا جاتا ہے اور نفس مطمئنہ کی سکینت اور اطمینان اس کو ملتا ہے۔ اس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں یہاں تک کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراھیم۔ اسی طرح پر اس کیلئے کہا جاتا ہے یا نار کونی برداً و سلاماً اس آواز پر اس کے سارے جوشوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ میں ایک راحت اور اطمینان پالیتا ہے اور ایک تبدیلی اس میں پیدا ہو جاتی ہے جب تک یہ تبدیلی نہ ہو نماز، روزہ، کلمہ، زکوٰۃ وغیرہ ارکان محض رسمی اور نمائشی طور پر ہیں۔ ان میں کوئی روح اور قوت نہیں ہے اور ایسا انسان خطرہ کی حالت سے نکل کر امن میں آجاتا ہے۔

یاد رکھو جب انسان کا وجود خدا کی محبت میں گم ہو جائے اس وقت وہ جان لے کہ خدا اچھی محبت رکھتا ہے کیونکہ دل را بدل رہیست مشہور ہے۔

اہل و عیال کا تہیہ

بہت سے لوگ جو اہل و عیال کا تہیہ کرتے ہیں اور ان کے سارے ہم و غم اسی پر آکر ختم ہو جاتے ہیں کہ اُن کی اولاد ان کے بعد اُن کے مال و اسباب اور جائیداد کی مالک اور جانشین ہو۔ اگر انسان کی خواہش اسی حد تک محدود ہے اور وہ خدا کیلئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس کی جائیداد کا کون مالک ہوا ہے۔ اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا اس کا تو قصہ پاک ہو چکا اور یہ کبھی پھر دنیا میں نہیں آئے گا اس لئے ایسے ہم و غم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مُردوں کے واپس نہ آنے کے دو وعدے ہیں۔ ایک جہنمیوں کیلئے جیسے فرمایا وحرامٌ علی قریۃٍ اھلکنھا انھم لایرجعون۔ اھلکنھا عذاب پر بھی آتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ خراب زندگی کے لوگ پھر واپس نہیں آئیں گے اور ایسا ہی بہشتیوں کیلئے بھی آیا ہے۔ لا یبغون عنھا حولاً۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۷۴-۳۸۰)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ مورخہ ۳۰-۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو اسلام آباد ٹلفورڈ (سرّے) میں منعقد ہوگا۔ جلسہ کی کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دعائے من

(کلام حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یہ دعا صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ جماعتی رنگ میں بھی کی گئی ہے۔اس کا وزن بھی غیر معمولی ہے یعنی ہر مصرع کا وزن ہے مفاعلن مفاعلن یا اردو میں "کہاں گیا کہاں گیا"

خدائے مَن خدائے مَن دوائے مَن شفائے مَن
قبائے مَن ردائے مَن رَجائے مَن ضیائے مَن
قبول کُن دعائے مَن دعائے مَن ہدائے مَن
ندائے مَن نوائے مَن نوائے مَن صدائے مَن

بلندیاں خیال کی ترقیاں کمال کی
تجلّیاں جمال کی فراخیاں نوال کی
بڑھوتیاں عیال کی شجاعتیں رجال کی
بدہ بہ ما خدائے من، قبول کُن دعائے من

میں بندہ ہوں ترا غریب، تو ہے مرا خدا عجیب
میں دور ہوں تو ہے قریب، میں مانگتا ہوں اے مجیب
تُو ہی دوا تو ہی طبیب، تو ہی مُحب تو ہی حبیب
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

دوائے دل شِفائے دل جلائے دل صفائے دل
وفائے دل سخائے دل ہُدائے دل ضیائے دل
مرا بدہ خدائے دل مراد مدعائے دل
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

زمین و آسماں کا نور، مکان و لامکاں سے دور
ہمہ صفت ہمہ سرور خدائے ذوالجلال طور
قبول کر دعا ضرور، مرے خدا مرے غفور
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

فنون دے علوم دے فتوح دے رقوم دے
جو نسل بالعموم دے وہ مہر و مہ نجوم دے
نئے مبائعین کا ہر ایک جا ہجوم دے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

معاف کر سزا مری گنہ مرے جفا مری
قبول کر دعا مری صداء و التجا مری
کہ بخشنا نہیں کوئی سوا ترے خطا مری
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

نوا- صدا- دعا- بکا- حیا- وفا- غِنا- سخا
عطا- جزا- ہُدیٰ- تُقیٰ- فنا- بقا- لِقا- رضا
مرے خدا مرے خدا بدہ بما بدہ بما
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

ہماری تو پکار سُن صدائے اشکبار سُن
نوائے بیقرار سُن ندائے اضطرار سُن
دعائے شرمسار سُن اے میرے غمگسار سُن
خدائے مَن خدائے مَن قبول کن دعائے مَن

ترے وہ دیں کی خدمتیں تری وہ خاص برکتیں
تری عجیب نصرتیں تری لذیذ نعمتیں
تری لطیف جنتیں غرض تری محبتیں
نصیب ہوں خدائے من قبول کن دعائے من

گنہ سے ہم کو دور رکھ، دلوں کو پُرنور رکھ
نشے میں اپنے چور رکھ، ہمیشہ پُرسرور رکھ
نظر کرم کی ہم پہ تُو ضرور رکھ ضرور رکھ
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

الٰہی عفو و مغفرت خدایا قرب و معرفت
مناسبت ، مشابہت ، مکالمت ، مخاطبت
مطابقت موانست ملیں ہمیں بعافیت
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

پڑھیں کلام حق بشوق، عبادتوں میں آئے ذوق
اتار غفلتوں کے طوق، اڑیں فضا میں فوق فوق
یہ مسجدیں ہیں تیرے گھر. ہم ان میں جائیں جوق جوق
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

یہ قلب پُر اُمید ہے مسرتیں ہیں عید ہے
بشارت و نوید ہے کہ خاتمہ سعید ہے
نہیں یہ کچھ عجب کہ تُو حمید ہے مجید ہے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

ترقیاں مدام دے مسرتوں کے جام دے
نجات کا پیام دے کشوف دے کلام دے
حیات دے دوام دے فلاح دے مرام دے
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

بیا بیا نگارِ من نگہ نگہ بہارِ من
پنہ پنہ حصارِ من مدد مدد اے یارِ من
بَرِ بہشتی مقبرہ بنائے کُن مزارِ من
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

ہدایتیں ، کرامتیں ، حکومتیں ، خلافتیں
شہادتیں ، صداقتیں ، نبوتیں ، ولایتیں
بصیرتیں ، درایتیں ، لیاقتیں ، سعادتیں
ملیں ہمیں خدائے من قبول کُن دعائے من

درود مصطفیٰ پہ ہو ، صلوۃ میرزا پہ ہو
سلام مقتدا پہ ہو ، دعا ہر آشنا پہ ہو
جو اپنا کارساز ہے توکّل اس خدا پہ ہو
خدائے مَن خدائے مَن قبول کُن دعائے مَن

آمین

خطبہ جمعہ

سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی شہادت کا دلگداز تذکرہ

جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ نے ہمارے لئے بنائے تھے

غلام قادر شہید کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت امّاں جانؓ کا خون شامل ہے

گزشتہ خطبہ کے متعلق بعض ضروری وضاحتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۳/اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۳/شہادت ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلاَتَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لاَ تَشْعُرُوْنَ﴾.

(سورة البقره آیت ۱۵۵)

وَلاَتَقُوْلُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ جو بھی اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو۔ بَلْ اَحْيَاءٌ بلکہ وہ تو زندہ ہیں جبکہ حال یہ ہے کہ تم اس کا شعور نہیں رکھتے۔ یہی وہ آیت ہے جو شہداء کے ضمن میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اور اسی تعلق میں میں آج اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا۔

ایک غلطی جو اُس خطبے کے دوران مجھ سے ہوئی وہ بنیادی غلطی تھی یعنی میں نے غلام قادر شہید کو اپنے دور کا سید الشہداء کہہ دیا تھا اور اس پہلو سے اس کے بعد مجھے رات بھر یہ پریشانی رہی اور دوسرے دن صبح میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی کہ اپنے اخباروں کو، رسالوں کو اچھی طرح ہدایت کر دیں کہ یہ لفظ کسی نسبت سے بھی نہ استعمال ہو اور ایسا ہی ہو گا لیکن میں وجہ بیان کر رہا ہوں کہ کیوں میں نے ایسا کیا۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ مجھے خیال آیا کہ اللہ کے سوا کون کسی کو سید الشہداء کہہ سکتا ہے۔ وہ ہر حال سے باخبر ہے۔ وہی ایک ذات ہے جو کسی کے متعلق سید الشہداء ہونے کا فتویٰ دے سکتی ہے اور کسی دَور کی نسبت سے اللہ ہی کو حق ہے اور کسی کو حق نہیں ہے۔ اور اس تعلق میں میرا ذہن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرف گیا اور خیال آیا کہ اگر یہ بات اسی طرح رہی اور ہمارے اخباروں میں اور کیسٹس میں لوگ یہ سنتے چلے گئے تو قیامت تک یہ ایک ناجائز سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہمارے شہداء کا دَور تو اللہ بہتر جانتا ہے کب تک چلنا ہے اور سب میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے شوق میں یہ ناجائز دوڑ شروع ہو جائے گی کہ کوئی کہے گا اِس دَور کا یہ سید الشہداء ہے اُس دَور کا وہ سید الشہداء ہے۔ اور اصل شہید کی عظمت پر ایک رنگ میں پردہ پڑ جائے گا جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید ہیں، ہمیشہ وہی رہیں گے کوئی نہیں جو ان کی پاسنگ کو بھی پہنچتا ہو۔ پس اس پہلو سے میں نے آج کے خطبہ میں ایک تو یہ وضاحت کرنی ضروری سمجھی اور کچھ اور وضاحتیں بھی، کچھ لفظی غلطیاں وغیرہ اور رہ گئی تھیں جو میں درست کرنا چاہتا ہوں۔

ایک غلطی ایسی ہوئی ہے جو میرے علم میں ہے کہ غلط ہے اور میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ غلام قادر شہید کی رگوں میں میرا یا میری ماں کا یا میر داؤد احمد صاحب یا میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا خون دوڑ رہا ہے۔ مجھے علم ہے، اچھی طرح جانتے ہوئے میرے منہ سے بجائے یہ نکلنے کے کہ شہید کی اولاد میں یہ سب خون دوڑ رہا ہے، یہ لفظ نکل گیا کہ شہید کے خون میں دوڑ رہا ہے اور ایک غلطی سے دوسری غلطی پیدا ہونے لگ گئی۔ پس جو خون آپ کی رگوں سے بہا ہے بلا شبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ کا خون ہے۔ اس میں میرا یا کسی اور کے خون کے شامل ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے ہاں ان کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے ہیں اور اس کی کوئی مثال خاندان میں آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ ان کے بچوں میں جو خون اکٹھے ہوئے ہیں وہ تو لگتا ہے مجمع البحرین ہے۔ ہر طرف سے آ آکر خون کی نالیاں مل گئی ہیں۔ تو اس درستی کو بھی پیش نظر رکھیں اور ان کے متعلق جو میرا فقرہ منہ سے نکلا تھا وہ کسی پہلو سے بھی درست نہیں تھا۔ وہ کہنا یہ چاہئے تھا کہ آپ کی اولاد میں یہ خون اکٹھے ہو گئے، منہ سے نکل گیا کہ ان کے خون میں یہ سب خون اکٹھے ہو گئے۔

دوسرا ایک اور غلطی جو لفظی ہے جو تحریر میں غلط لکھی گئی تھی اور اسی طرح میں نے اس کو پڑھ دیا۔ یا تحریر میں ٹھیک لکھی گئی ہو گی یا میری نظر کا قصور ہو گا اللہ بہتر جانتا ہے کیا واقعہ ہوا۔ ان کے ایک بچے کا نام جو جڑواں بچہ ہے محمد معظم لکھا گیا تھا حالانکہ محمد مفلح نام ہے۔ ماں باپ نے محمد مفلح نام رکھا تھا اور لکھنے میں کوئی طرز ایسی تھی کہ میں اسے محمد معظم پڑھ گیا۔ تو یہ معمولی ایک ثانوی سی غلطی ہے مگر اس کی درستی بھی ضروری تھی۔

ایک لفظ مُحَرَّمْ کا ہے جو میں غلط استعمال کرتا رہا ہوں سارے عرصہ میں اور اچھا بھلا علم ہے کہ مُحَرَّمْ ذوالحج کا مہینہ گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ہمیشہ سے علم ہے، ہر بچہ بچہ جانتا ہے لیکن میں حج کے معاً بعد یہ کہنے لگ پڑا کہ مُحَرَّمْ شروع ہو گیا۔ اس غلطی کو تو میں یقیناً یہی سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کے تصرف سے ہوئی تھی کیونکہ جماعت احمدیہ کے لئے یہ مُحَرَّمْ شروع ہو چکا تھا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو خون بہا ہے شہادت کے طور پر اور آپ کی اولاد کے ذریعے یہ کربلا کی یاد تازہ کرتا ہے۔ پس اس پہلو سے اس کو تو غلطی سے زیادہ تصرف الٰہی سمجھتا ہوں۔ یہ میرا بار بار کہنا کہ مُحَرَّمْ شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوا ہے۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ جماعت کثرت کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پر جو سچی روحانی آل ہیں درود بھیجنا شروع کر دیں کیونکہ مُحَرَّمْ سے پہلے پہلے ہی یعنی اصل مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ واقعہ گزر جانا تھا۔

ایک اور بات میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے خطبے سے کئی لوگوں کو یہ غلط تاثر ہوا ہے کہ مجھے جو غلام قادر سے محبت تھی اور ان کی شہادت کا صدمہ ہے اس کی وجہ اپنی بہن امتہ الباسط کا خیال رہا ہے اور اپنی بھانجی نصرت کا۔ یہ درست نہیں۔ کئی لوگ تعزیت میں بھی یہ بات کہتے ہیں، ہرگز یہ درست نہیں ہے۔ **لوگوں کو تصور نہیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خون سے کیسی محبت ہے۔ ایسا عاشق ہوں کہ شاید کوئی اور اس کی نظیر نہ ملتی ہو۔** اور اس کا ذہن پر اتنا دباؤ تھا کہ دیکھو پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون شہادت کے طور پر گلیوں میں ظاہر ہوا ہے۔ تو اس ضمن میں امتہ الباسط کا بھی ذکر کیا ہے، عزیزہ نچھو کا بھی ذکر کیا گیا، مگر وہ وجوہات نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جواب مجھے لکھ رہے ہیں تعزیت کے لئے کہ آپ کی بہن امتہ الباسط۔ اس کا دُور کا بھی تعلق نہیں۔

عزیزم غلام قادر سے مجھے جو محبت تھی وہ بہت پہلے سے ہے اور اس کی وجہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، تفصیلی وجہ کہ کیوں ایسا ہوا، مگر میرے دل میں ڈال دی گئی تھی۔ چنانچہ عزیزہ نصرت یعنی جن کو ہم نچھو کہتے ہیں انہوں نے میری بیٹی کو فون پر بتایا کہ جب غلام قادر نے وقف کے لئے اپنے

آپ کو پیش کیا ہے تو اس وقت میں نے ان کے نام ایک خط لکھا تھا اور اتنا غیر معمولی، اس قدر محبت کا اظہار تھا کہ وہ حیران رہ گئے اور اس خط کو غالباً نصرت کی تجویز پر ہی انہوں نے فریم کروا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے۔ تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جو بھی میرا تعلق تھا وہ اللہ کی طرف سے دل میں ڈالا گیا تھا اور ایسا ہونا چاہئے تھا کیونکہ اب میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام پڑھ کے سناتا ہوں جس کا اطلاق لازماً مرزا غلام قادر شہید کے اوپر ہوتا ہے، اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۹۰۴ء میں ۲۵ نومبر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا "غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّاللّٰہ الیَّ" نیچے ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس پھر بھیج دیا۔ رَدَّ اللّٰہ اِلَیَّ کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے پاس بھیج دیا۔ اب غلطی سے اس سے پہلے اس الہام کو حضرت مرزا غلام قادر کے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ حضرت مرزا غلام قادر تو اس الہام سے بہت پہلے وفات پا چکے تھے اور ان کے آنے سے مسیح موعود کا گھر کیسے برکت سے بھر گیا۔ "گھر نور اور برکت سے بھر گیا" ظاہر ہے کہ یہ ایک پیشگوئی تھی، ایک ایسا غلام قادر آنے والا ہے میری اولاد میں جس کے آنے سے جس گھر میں آئے گا وہ گھر برکت اور نور سے بھر جائے گا۔

اس سلسلے میں مرزا غلام قادر جو بہت پہلے فوت ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کے بعد ہوئے لیکن مخالفتوں کے دور سے بہت پہلے کے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق مجھے توجہ دلائی ہے ایک بزرگ نے کہ اردو کلاس میں کہیں میرے منہ سے یہ نکل گیا تھا کہ مرزا غلام قادر مخالفت کی حالت میں فوت ہو گئے تھے، یہ درست نہیں ہے۔ حضرت مرزا غلام قادر نے کبھی بھی مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نہیں کی۔ مخالفت کی حالت سے مراد یہ ہے کہ وہ دور پہلے کا جو تھا ابھی مخالفانہ اس حالت میں بھی نہیں کہنا چاہئے تھا۔ کہنا یہ چاہئے تھا اس مخالفت کے دور سے پہلے فوت ہو چکے تھے یہ درستی الفضل میں شائع کر دی جائے گی جب یہ خطبے چھپیں گے۔ لیکن ان سب باتوں کے متعلق میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ جب لوگ پڑھیں گے اور جنہوں نے کیسٹ سنی ہوئی ہو گی تو فرق کی وجہ یہ ہے کہ منہ سے بعض غلط لفظ نکل جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا مجھ سے سلوک رہا ہے کہ میرے مرنے سے پہلے پہلے وہ ان غلطیوں کی اصلاح کر دیتا ہے جو جماعتی تاریخ کے لحاظ سے ضروری ہوتی ہیں۔ پس الحمد للہ کہ اس کے احسانات ہیں مجھ پر۔ مجھے امید ہے میرے مرنے تک ہمیشہ اسی طرح جاری رہیں گے۔

اب اس کے بعد میں آپ کے سامنے سید الشہداء کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ **سیدالشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کے تو پاسنگ کو بھی دوسری شہادتیں نہیں پہنچ سکتیں۔** کوئی نسبت نہیں۔ جسے خدا نے سید الشہداء کہہ دیا، جسے خدا کے مامور نے اللہ سے علم پا کر سید الشہداء کہہ دیا اس کے ساتھ کوئی مماثلت نہیں۔ میں نے اب وہ ساری شہادتیں اکٹھی کی ہیں جن کے متعلق مختلف وقتوں میں میں بیان کرتا رہا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دور میں، پھر میرے دور میں۔ ان کی اب میں بعض آئندہ خطبات میں باتیں کروں گا۔ جب تک یہ ذکر یار چلتا ہے چلتا رہے اور مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ غلام قادر کی شہادت کی وجہ سے اللہ نے مجھے یہ موقع دیا کہ دوسرے شہداء کا بھی پھر ذکر خیر جاری کر دوں، اس کے نتیجے میں ان کی یاد تازہ ہو گی اور ہر شہادت کے وقت رشتہ دار کامل طور پر یہ اعتراف کریں گے کہ ان کی شہادت کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت سے کوئی نسبت نہیں، زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ شہادت ہی اور ہے۔ چنانچہ اب میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ جہاں تک ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پڑھ کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۱۱، ۵۱۲، جدید ایڈیشن۔ "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت کا واقعہ تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا"۔

پھر فرماتے ہیں: "دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاویگا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے"۔ اب صرف یہی لفظ دیکھ لیں ان کا اطلاق بعد کے کسی شہید کے اوپر نہیں کیا جا سکتا۔ علم و فضل کے لحاظ سے اور مُحَدَّث بھی تھے اور مُحَدِّث بھی تھے۔ حدیث کا گہرا علم تھا اور اپنے زمانے کے اقطاب میں سے تھے۔ پس اس پہلو سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے ساتھ بعد کی شہادتوں کو کیا نسبت ہے۔ وہی نسبت ہو سکتی ہے جو کسی بزرگ بلند مرتبہ کی خاک سے کسی کو نسبت ہو سکتی ہے۔

"سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو"۔ اب کون ہے بعد کا شہید جو اس پیشکش کے باوجود ملنے سے انکار کر دے، کوئی ہے تو مجھے دکھاؤ۔ "مگر انہوں نے کہا اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت"۔

پھر فرماتے ہیں "یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق کی راہ میں مرنا قبول کیا اس قسم کی موت اسلام کے تیرہ سو برس کے سلسلے میں بجز نمونہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور کسی طرح نہیں پاؤ گے"۔ اب جو مختلف رستوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قطعی شہادتیں ملی ہیں اس واقعہ کے بعد جو شہادتیں اکٹھی ہوئی ہیں اور آنکھوں دیکھے گواہوں نے جو واقعات بیان کئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"چونکہ قضاء و قدر سے مولوی صاحب کی شہادت مقدر تھی اور آسمان پر برگزیدہ بزمرۂ شہداء داخل ہو چکا تھا اس لئے امیر صاحب نے ان کو بلانے کے لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ان کی طرف خط لکھا کہ آپ بلا خطر چلے آئیں اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا"۔ اس بے وقوف امیر کو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ ہیں کون۔ ان کو دھوکہ دینے کی ضرورت ہی کوئی نہیں ہے۔ وہ تو کہا جائے کہ تم موت کے منہ میں آنکھیں ڈال کر دیکھو اور تکلیفوں کے ساتھ مارے جاؤ تو دوڑتے ہوئے اس وقت چلے آتے۔ مگر ان بیوقوفوں کا جن کا ایمان نہیں تھا ان کا ایک حیلہ تھا اور یہ پیغام یہ بھیجا کہ اگر یہ دعویٰ سچا ہو گا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا۔ "بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ خط امیر صاحب نے ڈاک میں بھیجا تھا یا دستی روانہ کیا تھا بہر حال اس خط کو دیکھ کر مولوی صاحب کابل کی طرف روانہ ہو گئے اور قضاء و قدر نے نازل ہونا شروع کر دیا"۔

"راویوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جب شہید مرحوم کابل کے بازار سے گزرے تو گھوڑے پر سوار تھے اور ان کے پیچھے آٹھ سرکاری سوار تھے اور ان کی تشریف آوری سے پہلے عام طور پر کابل میں مشہور ہو چکا تھا کہ امیر صاحب نے اخوندزادہ صاحب کو دھوکہ سے بلایا ہے اور بعد اس کے دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے"۔ یہاں اخوندزادہ سے مراد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید ہیں۔ "کہ جب اخوندزادہ صاحب مرحوم بازار سے گزرے تو ہم اور دوسرے بہت سے بازاری لوگ ساتھ چلے گئے"۔ اب یہ موقع کے گواہوں کا بیان ہے۔ "اور یہ بھی بیان کیا کہ آٹھ سرکاری سوار خوست سے ہی ان کے ہمراہ کئے گئے تھے کیونکہ ان کے خوست میں پہنچنے سے پہلے حکم سرکاری ان کے گرفتار کرنے کے لئے حاکم خوست کے نام آ چکا تھا۔ غرض امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے تو مخالفوں نے پہلے سے ہی ان کے مزاج کو بہت متغیر کر رکھا تھا"۔

اب امیر کی بدتمیزی اور بے شرمی ملاحظہ کریں کہ وہ کہتا ہے مجھے ان سے بُو آتی ہے۔ امیر نے حاضرین کے سامنے یہ بیان دیا "حکم دیا کہ مجھے ان سے بُو آتی ہے ان کو فاصلہ پر کھڑا کرو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد حکم دیا کہ ان کو اس قلعہ میں جس میں امیر صاحب خود رہتے تھے قید کر دو اور زنجیر غراغراب لگا دو"۔ زنجیر غراغراب کیا چیز ہے "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا"۔ مراد ہے کہ یہ

NEVER BEFORE
GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153.

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

وزن انگریزی بیان کیا جارہا ہے۔ "یہ زنجیر وزنی ایک من چوبیس سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ گردن سے کمر تک گھیر لیتا ہے اور اس میں ہتھکڑی بھی شامل ہے اور نیز حکم دیا کہ پاؤں میں بیڑی وزنی آٹھ سیر انگریزی کی لگادو"۔ انگریزی بیڑی سے مراد انگریزی بیڑی نہیں بلکہ آٹھ سیر انگریزی۔ "پھر اس کے بعد مولوی صاحب مرحوم چار مہینے قید میں رہے"۔ ان کے دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ کتنا لمبا ہوا ہے۔

"چار مہینے قید میں رہے اور اس عرصے میں کئی دفعہ ان کو امیر کی طرف سے فہمائش ہوئی کہ اگر تم اس خیال سے توبہ کرو کہ قادیانی درحقیقت مسیح موعود ہے تو تمہیں رہائی دی جائے گی مگر ہر ایک مرتبہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ میں صاحبِ علم ہوں اور حق و باطل کی شناخت کرنے کی خدا نے مجھے قوت عطا کی ہے، میں نے پوری تحقیق سے معلوم کر لیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مسیح موعود ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں میری جان کی خیر نہیں اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں"۔

"لوگوں نے شہید مرحوم کی اس استقامت اور استقلال کو نہایت تعجب سے دیکھا اور درحقیقت تعجب کا مقام تھا۔ ایسا جلیل الشان شخص کہ جو کئی لاکھ روپے کی ریاست کابل میں جاگیر رکھتا تھا اور اپنے فضائل علمی اور تقویٰ کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کا پیشوا تھا اور قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام کی زندگی بسر کی اور بہت سا اہل و عیال اور عزیز و فرزند رکھتا تھا پھر یک دفعہ وہ ایسی سنگین قید میں ڈالا گیا جو موت سے بدتر تھی جس کے تصور سے بھی انسان کے بدن پر لرزہ پڑتا ہے۔ ایسا نازک اندام اور نعمتوں کا پروردہ انسان وہ اس روح کے گداز کرنے والی قید میں صبر کر سکے اور جان کو ایمان پر فدا کرے بالخصوص اس حالت میں امیر کابل کی طرف سے بار بار ان کو پیغام پہنچتا تھا کہ اس قادیانی شخص کی تصدیق دعویٰ سے انکار کردو تو تم ابھی عزت سے رہا کئے جاؤ گے۔ مگر اس قوی الایمان بزرگ نے اس بار بار کے وعدہ کی کچھ بھی پروانہ کی اور بار بار یہی جواب دیا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں ایمان پر دنیا کو مقدم کر لوں اور کیوں کر ہو سکتا ہے جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کردوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق کو پالیا اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے یہ بے ایمانی نہیں ہوگی کہ میں اس ثابت شدہ حقیقت کو چھوڑدوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں کہ حق میرے ساتھ جائے گا"۔

"اس بزرگ کے بار بار یہ جواب ایسے تھے کہ سرزمین کابل ان کو کبھی فراموش نہیں کرے گی اور کابل کے لوگوں نے اپنی تمام عمر میں یہ نمونہ ایمان داری اور استقامت کا کبھی نہیں دیکھا ہوگا"۔ کن معنوں میں فراموش نہیں کرے گی اس کی تفصیل بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہی سے ملتی ہے یا قلم ہی سے ملتی ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ مزید واقعات شہادت ۔"جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے ایک لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں یہ لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے۔ تب وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ چنانچہ اس ظالم امیر کے حکم سے ایسا ہی کیا گیا اور ناک کو چھید کر سخت عذاب کے ساتھ اس میں رسی ڈال دی گئی"۔

تصور تو کریں کس قدر پے بہ پے عذابوں میں آپ کو مبتلا کیا گیا اور اتنا دردناک عذاب جیسے جانوروں کے ناک کو چھیدا جاتا ہے اور رسی ڈالی جاتی ہے مگر اس میں بھی ان کو کھینچنے سے پہلے انتظار کیا جاتا ہے کہ زخم مندمل ہو جائیں بعد میں ان میں رسی ڈال دی جاتی ہے مگر ابھی زخم کچے تھے اور درد سے بھرے ہوئے تھے کہ آپ کے ناک میں رسی ڈال دی گئی۔ "تب اس رسی کے ذریعہ سے شہید مرحوم کو نہایت ٹھٹھے، ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل تک لے گئے اور امیر اپنے تمام مصاحبوں کے ساتھ اور مع قاضیوں، مفتیوں اور دیگر اہل کاروں کے دردناک نظارہ دیکھتا ہوا مقتل تک پہنچا اور شہر کی ہزار ہا مخلوق جن کا شمار کرنا مشکل ہے اس تماشہ کے دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مقتل پہنچے تو شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا"۔ یہاں مرحوم سے مراد فوت شدہ نہیں بلکہ جس پر رحم کیا گیا۔ فوت شدہ کے لئے لفظ مرحوم اسی لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تو آپ سے زیادہ رحم کس پر کیا گیا اللہ کی طرف سے کہ آپ کو یہ عظمت کا مقام عطا فرمایا گیا۔

"شہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جبکہ وہ کمر تک زمین میں گاڑ دئے گئے تھے امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچا لیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقع ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب شہید مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کی کیا حقیقت ہے اور عیال و اطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑ دوں، مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے، کافر ہے، اس کو جلد سنگسار کرو"۔

"اس وقت امیر اور اس کا بھائی نصر اللہ خان اور قاضی عبد الاحد کمیدان یہ لوگ سوار تھے اور باقی تمام لوگ پیادہ تھے۔ جب ایسی نازک حالت میں شہید مرحوم نے بار بار کہہ دیا کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں تب امیر نے اپنے قاضی کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ کہ تم نے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ قاضی نے کہا آپ بادشاہِ وقت ہیں آپ چلاویں۔ تب امیر نے جواب دیا کہ شریعت کے تم ہی بادشاہ ہو اور تمہارا ہی فتویٰ ہے اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ تب قاضی نے گھوڑے سے اتر کر ایک پتھر چلایا۔ اس پتھر سے شہید مرحوم کو زخم کاری لگا اور گردن جھک گئی پھر بعد اس کے بدقسمت امیر نے اپنے ہاتھ سے پتھر چلایا۔ پھر کیا تھا اس کی پیروی سے ہزاروں پتھر اس شہید پر پڑنے لگے اور کوئی حاضرین میں سے ایسا نہ تھا جس نے اس شہید مرحوم کی طرف پتھر نہ پھینکا ہو، یہاں تک کہ کثرت پتھروں سے شہید مرحوم کے سر پر ایک کوٹھہ پتھروں کا جمع ہو گیا۔ پھر امیر نے واپس ہونے کے وقت کہا کہ یہ شخص کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا"۔

یہ اپنی شہادت کے بعد دوبارہ روحانی زندگی کی طرف اشارہ تھا مگر اس کو امیر نے ظاہر پر محمول کیا اور کہا "یہ کہتا تھا کہ میں چھ روز تک زندہ ہو جاؤں گا اس پر چھ روز تک پہرہ رہنا چاہئے"۔ جب شہید کر دیا گیا تھا تو پھر پہرے کی ضرورت کیا تھی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل میں ان کی روحانیت کا اثر ضرور تھا۔ دل میں جانتا تھا کہ اس شخص نے تو کبھی جھوٹی بات کی ہی نہیں تو اگرچہ بظاہر مردے کا زندہ ہونا ناممکن ہے مگر چونکہ شہید نے یہ کہا ہے اس لئے کوئی بعید نہیں کہ یہ شخص زندہ ہو جائے۔ اتنا گہرا اثر اس صدیق کی باتوں کا دلوں پر پڑتا تھا کہ جھٹلانے والا، سنگسار کرنے والا بھی دل کی گہرائی سے آپ کی سچائی کا قائل ضرور تھا۔

"بیان کیا گیا ہے کہ یہ ظلم یعنی سنگسار کرنا ۱۴ر جولائی کو وقوع میں آیا۔ اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلہ کے مخالف تھے، جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے"۔ یہ وہ گواہی ہے جو قابل اعتماد ہے اس پہلو سے کہ شامل ہونے والے سارے اس بات کی گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی گواہیاں کبھی تحریر کی صورت میں کبھی دوسرے احمدی مخلصین کی زبانی پہنچتی رہیں۔ "اس بیان میں اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو اس سلسلے کے مخالف تھے جنہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہم نے بھی پتھر مارے تھے اور بعض ایسے آدمی بھی اس بیان

ESTD:1

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگو لین کلکتہ 700001

دکان-1652-248 ,248-5222

رہائش-27-0471 243-0794

ارشاد نبویؐ

خیر الزّادِ التّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

میں شامل ہیں کہ شہید مرحوم کے پوشیدہ شاگرد تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اس سے زیادہ دردناک ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے"۔

اتنے خوفناک مظالم کئے گئے کہ بعض لوگوں نے ان کی تفصیل نہیں بتائی کیونکہ خطرہ تھا کہ رستے میں پکڑے نہ جائیں اور حکومت تک یہ بات نہ پہنچ جائے کہ ہم نے یہ رپورٹنگ کی ہے۔ "شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی۔ اب ظالم کا پاداش باقی ہے"۔

یہ کابل کی سرزمین میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ وہی پاداش ہے جس کو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جتنا چاہیں زور لگالیں، جو مرضی کرلیں، ایک دوسرے کے قتل و خون سے باز آ ہی نہیں سکتے۔ مسلسل مرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کرتے چلے جائیں گے اور ایک دوسرے پر ظلم توڑتے چلے جائیں گے کیونکہ یہ پاداش ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کابل کی زمین کبھی نہیں بھولے گی۔

فرمایا "اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِماً فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰی۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا میں داخل ہو گیا اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تُو نے میری زندگی میں اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے"۔

جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ **اے ہمارے آقا تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پرچلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے ہما رے لئے بنائے تھے۔ گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔**

فرماتے ہیں: "اے کابل کی سرزمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ ظلم عظیم کی جگہ ہے"۔ جو کچھ کابل میں ہو رہا ہے وہ زمین خدا کی نظر سے گر گئی ہے۔ جب مہاجرین مجھ سے کہتے ہیں کہ کابل کے لئے دعا کرو تو میں کہتا ہوں مجھ غریب عاجز کی دعا کیا کام کرے گی۔ جو زمین خدا کی نظر سے گر چکی ہے اسے میری دعا کیسے خدا کی نظروں میں دوبارہ بٹھادے گی۔ یہ ناممکن ہے۔ یہ تو ایسی بدبختی ہے جب تک صاحبزادہ عبداللطیف شہید کے پیغام کو کابل قبول نہیں کرتا یا افغانستان قبول نہیں کرتا ناممکن ہے کہ کابل کی سرزمین ایک دوسرے پر کئے جانے والے ظلموں سے نجات پاسکے۔ ہوتا چلا جائے گا، ہوتا چلا جائے گا۔

بسا اوقات آپ لوگ خبریں سنتے ہیں کہ اب صلح ہو گئی، اب صلح ہو گئی شمال و جنوب کے درمیان۔ ہمیشہ جب مجھے لوگ کہتے ہیں تو میں ہنس کر کہا کرتا ہوں یا رو کر کہنا چاہئے کہتا ہوں کہ سب جھوٹ ہے، تم دیکھ لینا چند دن تک کیا واقعہ ہو جائے گا، یہی کچھ ہو گا۔

ایک اور شہید جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے شاگرد تھے اور ان کا بھی الہام میں ذکر ہے اگرچہ ان کو سید الشہداء تو نہیں کہا گیا مگر سید الشہداء کے شاگرد ضرور تھے اور یہ مرتبہ ضرور حاصل تھا کہ الہام شَاتَانِ تُذْبَحَانِ میں آپ کا بھی ذکر ہے۔ فرمایا "الہام ۱۸۸۴ء اور ۱۸۹۳ء۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائے گا یعنی ہر ایک کے لئے قضاء و قدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں"۔ اس کے بعد یہ الہام ایک دفعہ پھر بھی ہوا بعد میں لیکن میں نے یہ پہلے دو الہام جو اس واقعہ شہادت سے پہلے کے ہیں وہ سنادئے ہیں اور بعد کے الہام کا کیا معنی ہے کیوں ہوا۔ اس کی تفصیل اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس کے بعد میں یہ کہہ کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ **غلام قادر شہید کے متعلق جو یہ دو فضیلتیں ہیں وہ تو کوئی دنیا میں ان سے چھین ہی نہیں سکتا۔ ایک فضیلت یہ کہ آپ کی رگوں سے وہ خون ٹپکا ہے پاکستان کی سرزمین پر جس خون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اماں جان کا خون شامل ہے۔ اور اس واقعہ نے کربلا کی یاد کو ہمارے لئے تازہ کر دیا** اور یہی وجہ تھی کہ میں بار بار کہہ رہا تھا کہ مُحَرَّم شروع ہو گیا ہے دعائیں کرو اور محمد رسول اللہ اور آپ کی آل پر درود بھیجو۔

دوسرا اس وقت **مجھے یہ الہام یاد نہیں تھا کہ غلام قادر آیا اور گھر برکتوں اور نور سے بھر گیا۔** یہ بعد میں مجھے توجہ دلائی گئی اور میں حیران رہ گیا کہ واقعۃً جس کے ساتھ مجھے محبت تھی کیوں نہ ہوتی کہ اللہ کو اس سے محبت تھی اور مسیح موعودؑ کو یہ پیش گوئی کے طور پر بتادیا تھا کہ تیرے گھر میں تیری اولاد میں ایک ایسا شخص پیدا ہو گا، نوجوان جو اپنے گھر کو جس گھر میں پیدا ہو گا برکت اور نور سے بھر دے گا۔ تو اللہ کا احسان ہے کہ ہم اگرچہ بظاہر روتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ساتھ استغفار کی بھی بہت توفیق ملتی ہے کہ رو کس بات پر رہے ہو اتنا بڑا اعزاز، ایک انسان بے اختیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ رات جو مجھ پر گزری وہ ان دو باتوں کی کشمکش میں گزری ہے۔ تقریباً رات بھر میں سو نہیں سکا کہ اچانک غم قبضہ کرتا تھا اور پھر فوراً استغفار کا خیال آکر استغفار پڑھتے پڑھتے سوتا تھا اور پھر آنکھ کھلتی تھی غم کی شدت سے اور پھر استغفار شروع ہو جاتا تھا۔ تو بلاشبہ ساری رات کروٹوں میں کٹی ہے انہی دو باتوں میں اور اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ بار بار استغفار کی طرف توجہ دلاتا رہا کیونکہ ایسی شہادت کے اوپر زیادہ غم کرنا خدا کو پسند نہیں اور مجھ سے جو بشری غلطی ہوتی رہی ہے اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی اصلاح بھی فرمادی اور بار بار مجھے استغفار کی طرف توجہ دلائی۔

پس اب اس ذکر کے بعد خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے باتیں جو بعض غلط کہی گئیں ان کی تصحیح میں نے کر دی ہے اور شہید کا مقام بھی آپ پر کھول دیا ہے۔ بلاشبہ یہ میرے دور کی شہیدوں میں ایک استثنائی شان تو رکھتا ہے جس میں اور کوئی شامل نہیں مگر جس طرح درد اور تکلیف دوسرے بعض شہداء کو دی گئی ہے ہو سکتا ہے ویسا درد اور ویسی تکلیف ان کو اپنے آخری لمحوں میں نہ پہنچائی گئی ہو۔ مگر یہ باتیں انشاء اللہ میں بعد میں کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے شہیدوں کی اور بعد میں اپنے دور میں جو شہادتیں ہوئی ہیں ان کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ میں تفصیلی ذکر کروں گا۔ تو یہ ذکر یار چلتا رہے گا جہاں تک بھی توفیق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان یاروں کا ذکر چلتا رہے گا، ہمارے دلوں کی محفلیں تازہ ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆......☆☆☆

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح

الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب

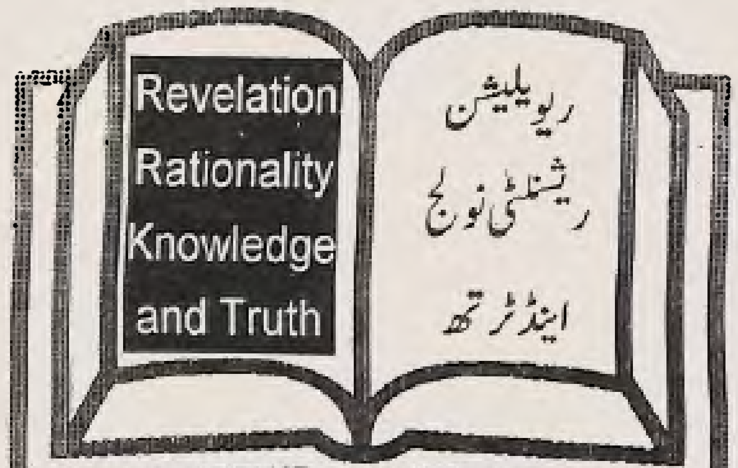

بہترین ٹائیٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)

...... ملنے کا پتہ ......

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

☎ 543105

STAR

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ہمارا خدا

تقریر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۵؍دسمبر ۱۹۹۸ء

قسط۔۔۔۔۔۲۔۔۔۔۔ آخری

ہمارا خدا خالق ہے

ہمارا خدا خالق ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

هُوَ اللّٰهُ الخَالِقُ البَارِئُ المُصَوِّرُ لَهُ الأَسمَاءُ الحُسنىٰ (الحشر آیت ۲۵)

یعنی حق یہی ہے کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر چیز کا موجد بھی ہے اور ہر چیز کو اس کے مناسب حال صورت دینے والا ہے۔

اُس کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَه وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَة وخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وهُوَبِكُلِّ شيْءٍ عَلِيْم۔

(الانعام آیت ۱۰۲)

یعنی وہ آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والا ہے۔ اُس کا بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ اُس کی کوئی بیوی نہ تھی اور اُس نے تو ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر اک امر کو جانتا ہے۔

ہم ایک بڑی کائنات میں ایک بڑی دنیا میں رہتے ہیں۔ ہماری ساری زمین کائنات کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ رات کو ہم آسمان پر نظر ڈالیں تو بہت سے ستارے نظر آتے ہیں۔ یہ ستارے دراصل سورج ہیں جو بہت دور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں اگر ہمارا سورج بھی اتنی دور ہوتا تو وہ بھی ایک ستارہ کی طرح نظر آتا۔ بہت سے ستارے اتنی دور ہیں کہ ان کو دیکھنے کیلئے بڑے بڑے دور بینوں کی ضرورت ہے۔ ہماری کہکشاں جسے انگریزی میں Galaxy (گلیکسی) کہتے ہیں اس میں اربوں کی تعداد میں ستارے ہیں جو نظام کے ماتحت گھومتے ہیں۔ پھر اربوں کی تعداد میں Glaxies ہیں اور جو کچھ ہم نہیں جانتے وہ جو کچھ ہم جانتے ہیں اُس سے بہت زیادہ ہے۔ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے اور ہر چیز کے بارے میں اُسے کامل علم ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشهادة ہے یعنی اللہ تعالیٰ غیب کا بھی جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ (الحشر آیت ۲۳)

ہمارا خدا بڑی قدرتوں والا خدا ہے۔ سورۃ یٰس میں ہے۔

انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون۔ (یٰس آیت ۸۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کا معاملہ یوں ہے کہ جب کبھی وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے وہ اس کے بارے میں کہہ دیتا ہے کہ اس طرح ہو جائے اور وہ اسی طرح ہو جاتی ہے۔

ذرا سوچو تو سہی صرف اللہ تعالیٰ کے ارادے سے اور اس کے اشارہ سے یہ ساری دنیا یہ ساری کائنات بن گئی ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اس طرح ذکر ہے:۔

اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَها (الرعد آیت ۳)

یعنی اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا ہے جسے تم دیکھ سکو سورۃ الغاشیہ میں فرمایا۔ اَفَلَا يَنظُرُوْنَ اِلَى الأبِلِ كَيفَ خُلِقَتْ۔ والىَ السَّمَاءِ كَيفَ رُفِعَتْ۔ والىَ الجِبَالِ كَيفَ نُصِبَتْ۔ والىَ الارضِ كَيفَ سُطِحَتْ۔

(الغاشیہ آیات ۲۱-۱۸)

یعنی کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ کس طرح اونچا کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کس طرح گاڑے ہوئے ہیں اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پھیلائی گئی ہے۔

ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اُس کو طاقت ہے حاصل
پہاڑوں کو اُس نے ہی اونچا کیا ہے
سمندر کو اُس نے ہی پانی دیا ہے
یہ دریا جو چاروں طرف بہہ رہے ہیں
اُسی نے تو قدرت سے پیدا کئے ہیں

(کلام محمود)

اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کوئی رخنہ یعنی نقص یا عیب نہیں ہوتا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

مَاتَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفٰوُتٍ فَارجِعِ البَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطور۔ (الملک آیت ۴)

یعنی تو رحمٰن خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو اچھی طرح پھیر کر ادھر اُدھر دیکھ لے کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟۔

ثُمَّ ارجِعِ البَصَرَ كَرَّتَينِ يَنقَلِبْ اِلَيكَ البَصَرُ خَاسِئاً وهُوحَسِير۔

(الملک آیت ۵)

یعنی پھر بار بار نظر کو چکر دے وہ آخر تیری طرف ناکام ہو کر لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہو گی اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔

سورۃ المومنون میں فرمایا:۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحسَنَ الخٰلِقِين۔

(المومنون آیت ۱۵)

یعنی پس بہت ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

ہمارا خدا الرزاق ہے

ہمارا خدا الرزاق بھی ہے۔ یعنی وہ رزق دینے والا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو القُوَّة المَتِين۔ (الذاریات آیت ۵۹)

یعنی یقیناً اللہ ہی رزق دینے والا ہے اور بڑی زبردست طاقت والا ہے۔

وهُوَ يُطْعِمُ وَلاَ يُطْعَمُ (الانعام آیت ۱۵)

یعنی وہ سب کو کھلاتا ہے اور اُسے نہیں کھلایا جاتا۔ ہمارے ہندوستان کی آبادی ماشاء اللہ نوے کروڑ سے زیادہ ہے۔ ساری زمین کی آبادی اس سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ اللہ ہی سب کو کھلا رہا ہے۔ انسانوں کے علاوہ مختلف قسم کے جانور اور پرندے اور مچھلیاں اور دوسرے جاندار زمین پر رہتے ہیں۔ ہر ایک کو الگ قسم کی غذا کی ضرورت ہے سب کیلئے اللہ تعالیٰ ہی انتظام کر رہا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے۔

ومَا مِنْ دَابَّة اِلاَّ عَلَى اللّٰهِ رِزْقُها

(ہود آیت ۷)

یعنی اور زمین میں ایسا کوئی بھی جاندار نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے بنوں کے درندے
سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے
ہر اک اپنی مطلب کی شے کھا رہا ہے
ہر ایک شے کو روزی وہ دیتا ہے ہردم
خزانے کبھی اُس کے ہوتے نہیں کم
وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے

(کلام محمود)

رزق خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ هذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمسَكَ رِزقَه (الملک آیت ۲۲)

یعنی وہ ہستی جو تمہیں رزق دیتی ہے اگر اپنے رزق کو روک لے تو کیا کوئی ہے جو تمہیں رزق دے؟

اگر خدا تعالیٰ اپنے رزق کو روک لے تو کوئی نہیں ہے جو ہمیں رزق دے۔ وہ لوگوں کی محنت اور لوگوں کے حالات جانتا ہے اور اپنی حکمت کے مطابق کسی کو زیادہ دیتا ہے اور کسی کو کم۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقدِرُ اِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيْرًا بَصِيْرًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۳۱)

یعنی تیرا رب جس کیلئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔ وہ یقیناً اپنے بندوں کے حالات سے خبردار ہے اور دیکھنے والا ہے۔

ان الله يرزق من يشاء بغير حساب۔ (آل عمران آیت ۳۸)

یعنی یقیناً اللہ جسے چاہے بے حساب دیتا ہے۔

جو متقی ہوتا ہے خدا سے ڈرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ایسے طور پر رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتا۔ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

ومَن يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً ويَرْزُقهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

(الطلاق آیات ۴-۳)

یعنی جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کیلئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اُسے رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہو گا۔ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے اس کیلئے اللہ کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بے شمار ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِىَ الْفُلْكُ فِيهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ ولَعَلَّكُمْ تَشكُرُوْن۔ وسَخَّرَ لَكُمْ مَّافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ جَمِيْعاً مِنْهُ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِقَوْم يَّتفَكَّرُون۔ (الجاثیہ آیات ۱۴-۱۳)

یعنی اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ اس کے حکم سے اُس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُس کے ذریعہ اُس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اُس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کیلئے بڑے نشان ہیں۔

وَمَابِكُمْ مِن نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّفَاِلَيهِ تَجْئَرُوْنَ۔

(النحل آیت ۵۴)

یعنی اور جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں کوئی تنگی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت بھی تم اُس کے حضور فریاد کرتے ہو۔

واِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْها اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْم۔ (النحل آیت ۱۹)

یعنی اور اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو تو اُن کا شمار نہیں کر سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہمارا خدا ہمارے حالات سے اچھی طرح واقف ہے

ہمارا خدا ہمارے حالات سے اچھی طرح واقف

ہے۔دل میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ سورہ تغابن میں اللہ تعالیٰ کی صفات اس طرح بیان ہوئی ہیں۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الاَرْضِ لہُ المُلْکُ وَلَہُ الحَمْدُوَ ھُوَعَلیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔

یعنی آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کی تسبیح کر رہا ہے ۔ بادشاہت بھی اسی کی ہے اور تعریف بھی اُسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ھُوالَّذِی خَلَقَکُمْ فَمِنکُمْ کَافِرٌ ومِنکُمْ مُؤمِنٌ واللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے پس تم میں سے کوئی کافر بن جاتا ہے اور کوئی مومن بن جاتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ والاَرْضَ بِالحَقِّ وَصَوَّرَکُم فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَالیہِ المَصِیْر۔

آسمانوں اور زمین کو اُس نے ایک خاصی غرض کے ماتحت پیدا کیا ہے اور اُس نے تمہاری صورتیں بنائی ہیں اور تمہاری صورتوں کو بہت اچھا بنایا ہے اور اس کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے۔

یَعْلَمُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ ویَعْلَمُ مَاتُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُون واللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُور۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اُسے جانتا ہے اور اس عمل کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ (تغابن آیات ۵۔۲)

سورہ ق میں آتا ہے:۔

ولَقَدْ خَلَقْنَا الانسَانَ ونَعْلَمُ مَاتُوَسْوِسُ بہٖ نَفْسُہٗ ونَحْنُ اَقْرَبُ اَلَیْہِ مِنْ حبل الوَرِید۔(ق آیت ۱۷)

یعنی اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو وسوسے اس کا نفس پیدا کرتا ہے اس سے خوب واقف ہیں اور ہم اس سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے رگِ جان سے بھی زیادہ ہمارے نزدیک ہے۔ ہمارے دل میں جو کچھ گذرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے کسی کام کے کرتے وقت ہماری کیا نیت ہوتی ہے کیا جذبہ ہوتا ہے کیا خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے کوئی بھی چیز اس کی نظر سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔

کوئی شے نظر سے نہیں اس کی مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی
دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے

(کلام محمود)

ہمارا خدا دعاؤں کو قبول کرتا ہے وہ بولتا بھی ہے

قرآن مجید فرماتا ہے۔

واذَا سَالَکَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّیْ قَرِیب اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فلیستجیبوا لی ولیُؤمنوابی لعلھم یرشدون۔ (البقرۃ آیت ۱۸۷)

یعنی اور اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو جواب دے کہ میں اُن کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ المُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ویَکْشِفُ السُّوْءَ ویَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَعَ اللّٰہِ قَلِیلاً ما تَذَکَّرُون۔
(النمل آیت ۶۳)

یعنی کون ہے جو کسی بے کس کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس سے (یعنی خدا سے) دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ کم ہی تم نصیحت پکڑتے ہو۔ قرآنِ پاک میں قبولیت دُعا کے کئی عظیم الشان واقعات کا ذکر ہے۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفاء کرام کے قبولیت دُعا کے کئی ایمان افروز نمونے ہم کو ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نہ صرف دعاؤں کو قبول کرتا ہے بلکہ جواب بھی دیتا ہے۔ اپنے پیارے بندوں سے باتیں بھی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کرنے کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وکلم اللہ موسی تکلیما (النساء آیت ۱۶۵)

یعنی اور اللہ نے موسیٰ سے خوب اچھی طرح کلام کیا تھا۔

موجودہ زمانہ میں لوگوں میں یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کا سلسلہ اب بند ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس غلطی کو دور فرمائی اور آپ نے بتایا کہ بے شک آنحضرت ﷺ آخری شریعت لانے والے نبی ہیں اور اب کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے الہام پانے کا سلسلہ بھی بند ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ وہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی کثرت سے ہمکلام ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

”ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی خبریں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں اُن کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے“۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۔ ۴۴۸)

اپنے منظوم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

ہمارا خدا سچا خدا ہے

ہمارے خدا کا ایک نام الحق بھی ہے۔ یعنی وہ سچائی اور صداقت کا سرچشمہ ہے۔ وہ سچا خدا ہے۔ وہ سچائی کی تعلیم دیتا ہے اور حق کو غالب کرتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ البَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقاً (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

یعنی اور لوگوں سے کہدے کہ بس اب حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔

ایک نبی جب دنیا میں آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا کو اللہ کی طرف بلاتا ہے اور دنیا کو سچی باتوں کی تعلیم دیتا ہے وہ عموماً کمزور اور بے سروسامان ہوتا ہے اور اس کے مخالف طاقتور ہوتے ہیں۔ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس کے مشن کو ناکام کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو اس کے مخالفین پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز۔ (المجادلۃ آیت ۲۲)

یعنی اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے اللہ یقیناً طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

تمام رسولوں کی زندگی اس بات پر گواہ ہے کہ حق غالب آتا ہے اور باطل کی شکست ہوتی ہے۔

ہمارے رسولِ پاک آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی اس حقیقت کو سب سے زیادہ نمایاں طور پر پیش کرتی ہے۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ آپؐ خدا کے رسول ہیں اور ایک خدا پر ایمان لانے اور شرک کو چھوڑنے کی آپؐ نے تعلیم دی تو آپؐ کی مکہ میں شدید ترین مخالفت ہوئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپؐ کو اپنے وطن مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ خیال تو کرو کہ رسولِ خدا ﷺ کو صرف ایک ساتھی کے ساتھ رات کے اندھیرے میں اپنے عزیز وطن کو چھوڑنا پڑا تھا۔ آپؐ نے غارِ ثور میں پناہ لی تھی۔ دشمن غار تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کو غار میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ملتی اور آنحضرت ﷺ اپنے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہیں کہ لا تحزن ان اللّٰہ معنا (التوبۃ آیت ۴۰) یعنی غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے بعد چند سال ہی گذرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دس ہزار صحابہ کے ساتھ فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ کی یہ بات عظیم الشان طور پر پوری ہوتی ہے کہ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

یعنی اور کہدے کہ بس اب حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگ جانے والا۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

موجودہ زمانہ میں آنحضرت ﷺ ہی کی امت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے فدائی غلام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر لوگوں کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پاگئے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کی پیشگوئی آپ ہی کے ذریعہ پوری ہو گئی ہے۔ آپ کی بھی شدید ترین مخالفت ہوئی۔ مولویوں نے آپ کے خلاف زور لگانے میں کوئی کسر نہ رکھی۔ عوام نے بھی مخالفت کی۔ مسلمان۔ عیسائی ۔ ہندو ۔ سب آپ کی مخالفت میں شریک ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ وہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ سے الہام ہوا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم جماعت جس کی آپ نے بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے 1889ء میں رکھی تھی وہ اب ڈیڑھ سو سے زیادہ ملکوں میں پھیل چکی ہے الحمد للہ۔ اب بھی بڑی مخالفت کا سلسلہ جاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ سچائی کو غلبہ عطا فرما رہا ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے

فضل وکرم سے لاکھوں لوگ ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدیہ مسلم جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ اُن کے کرامت
ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا
(کلام محمود)

ہمارا خدا بڑی محبت کرنے والا خدا ہے

ہمارے خدا کا ایک نام الودود بھی ہے یعنی بہت محبت کرنے والا قرآن مجید فرماتا ہے:۔

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ۔ (ھود ۹۱)

یعنی اور تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو اور پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔

وھو الغفور الودود۔ (البروج آیت ۱۵)

یعنی وہ بے انتہا بخشنے والا اور بے انتہا محبت کرنے والا ہے۔

انسان خواہ کتنا ہی گناہ گار ہو وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو قرآن مجید فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (الزمر آیت ۵۴)

یعنی اے رسول تو ان کو ہماری طرف سے کہدے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر گناہ کرکے ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف بار بار رجوع کرنے والوں سے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (البقرۃ آیت ۲۲۳)

تقویٰ اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
(آل عمران آیت ۱۴۷)

وہ اعلیٰ درجہ کے انسان جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ خاص طور پر شفقت کا سلوک فرماتا ہے جیسا کہ وہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ۔ (البقرۃ آیت ۲۰۸)

یعنی اور بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے ایسے مخلص بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی دلکش انداز میں فرماتے ہیں۔

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اُس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق و وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا

یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲-۲۱)

آخر میں ہمارے پیارے سیدنا و مولانا آنحضرت ﷺ کی ایک بہت پیاری حدیث پیش کرتا ہوں جو صحیح مسلم کتاب التوبۃ سے لی گئی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" میں اپنے بندے سے اس کے اس حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے اُس کے ساتھ ہوتا ہوں" خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا وہ شخص بھی خوش نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اُس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں"۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ حدیقۃ الصالحین حدیث ۶۸)

گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا
یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے
(کلام محمود)

بلند ہمت اور حوصلہ مند خواتین کے بغیر قوم ترقی نہیں کرسکتی

قوم کیلئے یہ بات باعث فخر ہے کہ جیسے قوم کے مردوں میں جوش ہو ویسا ہی اُس قوم کی عورتوں میں جوش ہو۔ اور وہ قوم کیلئے قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھنے والی ہوں یہ ایسی خوبی ہے جس سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔

ایک انسان کی ترقی کی راہ میں بسا اوقات عورت حائل ہو جاتی ہے۔ مرد خدمت دین کیلئے باہر جانا چاہتا ہے تو عورت اس کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہے اور کہتی ہے تم مجھے کہاں چھوڑے جا رہے ہو تمہارے بغیر میرا کون سہارا ہے۔ پھر کبھی وہ بچوں کو سامنے لاتی ہے اور کہتی ہے ان بچوں کو کون پوچھے گا۔ اس پر مرد بے بس ہو کر اپنے ارادہ کو بدل سکتا ہے۔

لیکن جب عورت اس کی ہمت بندھاتی ہے جب وہ اُسے جرأت اور دلیری کا سبق دیتی ہے جب وہ کہتی ہے شاباش جاؤ اور خدا تعالیٰ کے دین کا کام کرو تو مرد کا دل بڑھ جاتا ہے اور وہ پوری بے فکری کے ساتھ دینی کاموں کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ عورتیں دینی لحاظ سے بلند معیار پر قائم ہوں۔ اور سب میں دین کا یکساں جوش اور قربانی کی یکساں روح پائی جاتی ہو۔ اس جرأت اور بہادری کا نمونہ جن عورتوں نے دکھایا ان کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔

چند مثالیں پیش ہیں۔ عورتوں نے اس روح سے کام لیتے ہوئے اپنے مردوں سے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تم میدان جنگ سے بھاگو گے تو پھر ہمارے پاس نہ آنا۔ تاریخ میں آتا ہے جب جنگ یرموک میں یکدم عیسائی لشکر نے کثیر تعداد میں اور بھاری سامانوں کے ساتھ حملہ کیا تو اسلامی لشکر مقابلہ کی تاب نہ لا کر وقتی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا اس وقت مسلمان عورتوں نے خیمے توڑ کر ان کی لکڑیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں اور مسلمان سپاہیوں کے گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر ان کو واپس دشمن کے لشکر کی طرف لوٹا دیا۔

ان عورتوں میں سے ایک ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ بھی تھی جو کسی زمانہ میں اسلام کی شدید ترین دشمن رہ چکی تھی۔ مسلمان پیچھے ہٹنے والے سپاہیوں میں ابو سفیان اُس کا خاوند بھی شامل تھا اور معاویہ اس کا بیٹا بھی چنانچہ جب لشکر بھاگتا ہوا واپس پہنچا تو ابو سفیان جو لشکر کے اس حصہ کا سردار تھا اس کی بیوی ہندہ نے اس کے گھوڑے کو خیمے کی لکڑی سے مار کر واپس کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو پیش پیش ہوتا تھا اب اسلام قبول کر کے میدان جنگ سے کیوں بھاگتا ہے۔

تمہارا تو فرض ہونا چاہئے کہ تم نے جو اسلام کی شرک کی حالت میں مخالفت کی تھی اس کو دھو ڈالو اور اپنی جان پر کھیل جاؤ۔ چنانچہ اس نے اور باقی سپاہیوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا واپس لوٹو دشمن کی تلواروں سے مسلمان عورتوں کے ڈنڈے زیادہ سخت ہیں یہ سن کر لشکر واپس لوٹا اور آخر دشمن پر فتح پائی۔
(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندہ جیسی عورت جو کسی زمانہ میں شدید دشمن اسلام رہ چکی تھی اس میں بھی وہ روح کام کر رہی تھی اور اُنہوں نے ایسی قربانیاں کیں جن کی حد ہی نہیں۔ اسی جنگ کا یہ واقعہ ہے کہ عیسائی لشکر کی طرف سے جب مسلمانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑا تو مقابلہ کرتے کرتے اسلامی لشکر بالکل تھک گیا ایک رات اسلامی لشکر کے کمانڈر انچیف حضرت ابو عبیدہ چکر لگانے کیلئے نکلے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اسلامی لشکر کے ارد گرد دو آدمی پھر رہے ہیں اُنہیں شبہ پیدا ہوا کہ دشمن کے آدمی جاسوس کے طور پر نہ آئے ہوں چنانچہ وہ آگے بڑھے اور آواز دی کہ تم کون ہو؟ اس پر حضرت زبیرؓ آگے بڑھے ان کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت ابی بکر بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمان چونکہ سخت تھکے ہوئے تھے اسلئے میں اور میری بیوی دونوں پہرہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی عورتوں میں بھی وہی جذبہ فداکاری پایا جاتا تھا جو خود صحابہ کے اندر موجود تھا۔ اور پھر یہ نہیں کہ یہ جذبہ کسی خاص خاندان کی عورتوں سے مخصوص ہو بلکہ ہر عورت اسی جذبہ سے سرشار تھی اور یہی روح اس میں کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔

چنانچہ اسلامی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو کثرت سے ایسی عورتوں کی مثالیں نظر آتی ہیں جنہوں نے جنگوں میں بہت بڑی جرأت اور ہمت کا ثبوت دیا۔ مہاجرین کی عورتوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں بھی ہمیں یہ شان نظر آتی ہے۔ انصار کی عورتوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں بھی یہ شان نظر آتی ہے۔

ہزار ہا عورتیں ایسی ہیں جن کا تاریخوں میں ذکر آتا ہے اور اُنہوں نے مختلف مواقع پر نہایت بہادری دکھائی ہے۔

عورتوں نے ایک دفعہ احتجاج کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں تو آپؐ وعظ و نصیحت کرتے رہتے ہیں لیکن عورتوں کو یہ موقعہ نہیں ملتا اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے بھی ایک دن مقرر فرمایا۔ (بخاری جلد اوّل کتاب العلم)

غرض مسلمانوں میں کام کے متعلق یہ روح نہیں تھی کہ شکر ہے فلاں شخص نے کام کر لیا اور ہمارا بوجھ اُتر گیا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے تمام افراد میں جوش پایا جاتا تھا کہ ہم دوسرے سے زیادہ ذمہ داری اپنے سر پر لیں اور یہی قومی ترقی کا راز ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۵۲ تا ۵۴ و ۹۶)

(محمد حفیظ بھٹی معلم سلسلہ)

ولادت: خاکسار کے بڑے بھائی مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 7.6.99 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک صالحہ بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

حیلوں بہانوں کے ذریعہ مباہلہ سے راہ فرار اختیار کرنے والے

مولوی شعیب اللہ مفتاحی کے نام

محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک کا مدلل و مسکت کھلا خط

ان دنوں بنگلور کا دیو بندی ملاں شعیب اللہ مفتاحی ایک طرف تو مباہلہ قبول کرنے کی بڑہانک رہا ہے تو دوسری طرف مختل الحواس ہو کر مباہلہ سے راہ فرار اختیار کرنے کے کئی کئی حیلے بہانے بھی تلاش کر رہا ہے بہر حال خوف خدا سے کوسوں دور یہ ملاں صرف اور صرف سستی شہرت کی خاطر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کے خلفاء کو گندی گالیاں نکال کر اپنی فطرت کو تسکین دینے کی کوشش کر رہا ہے ہمیں تو یقین کامل ہے کہ جس جس رنگ کی گندی گالیاں اس نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء عظام کو بعض غیر منصف بے ضمیر اخبارات میں دی ہیں در حقیقت یہ خود ہی ویسا بد طینت و بد کردار ہے۔

خیر ان سب باتوں سے قطع نظر ہم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کرناٹک کا وہ مدلل و مسکت جوابی خط شائع کر رہے ہیں جو موصوف نے شعیب اللہ دیو بندی کے نام تحریر فرمایا ہے۔

نوٹ:۔ قبل ازیں محترم امیر صاحب موصوف کا مذکورہ ملاں کے نام ایک خط بدر مورخہ 13/20 مئی 99 میں شائع ہو چکا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولوی شعیب اللہ صاحب مفتاحی!

والسلام علی من اتبع الھدی !

آپ کا 7 مئی 1999 کا تحریر کردہ خط ملا۔ خط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مباہلہ کو قبول کرنے میں بالکل سنجیدہ نہیں ہیں بلکہ اِدھر اُدھر کی باتوں اور بہانوں سے عوام میں صرف سستی شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ا۔ اوّل تو آپ اس مباہلہ کو مباہلہ سمجھتے ہی نہیں کیونکہ آپ اپنے مضمون مطبوعہ پاسبان بنگلور 20/ اپریل 1999ء میں لکھتے ہیں۔

"ہر مسلمان مرزا (ویسے آپ کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہی نہیں کہ کسی قوم کے مذہبی پیشوا کو خواہ اس پر ایمان نہ بھی ہو مخاطب کس طرح کیا جاتا ہے) کو بلا کسی شک و شبہ کے اپنے دعووں میں کذاب و دجال جانتا اور مانتا ہے اس کے بعد اس کو آخر کیا ضرورت ہے کہ وہ پھر مباہلہ کرے"۔

ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو احمدیوں سے مباہلہ کی ضرورت نہیں اور دوسری طرف آپ مباہلہ قبول کرنے کی دہائی بھی دے رہے ہیں یا تو آپ خود کو "مسلمان" نہیں سمجھتے اور یا پھر غیر سنجیدہ رنگ میں محض تمسخرانہ انداز میں مباہلہ قبول کرنے کی بڑہانک رہے ہیں۔

۲۔ دوسرے یہ کہ آپ امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو مباہلہ کی خاطر بنگلور شہر میں دعوت دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ دنیا بھر کے ڈیڑھ صد سے زائد ملکوں میں بسنے والے کروڑ سے زائد احمدیوں کے واجب الاطاعت امام ہیں جو سب دل و جان سے آپ کے سب حکموں پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کیلئے تیار ہیں۔ آپ جیسے قریہ قریہ کے لاکھوں مولوی اگر اس طرح اپنے اپنے ملک کی بستیوں اور شہروں میں حضور انور کو بلانے لگیں تو وہ اس طرح کس کس ڈینگ مارنے والے کی بستی میں حاضر ہوں گے۔

دوسرے عالمگیر جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت امام کو اپنے مقابل بلانے سے پہلے آپ اپنی حیثیت تو ثابت کریں۔ پوری دنیا تو کیا آپ کو صرف ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی بھی حاصل ہوتی تب بھی کوئی بات تھی آپ تو بنگلور شہر کے تمام مسلمانوں کی بھی نمائندگی کرنے کے اہل نہیں ہیں کیونکہ بنگلور ہی میں بھاری تعداد میں ایسے مسلمان بھی ہیں جو آپ کو سچا مسلمان بھی تسلیم نہیں کرتے بلکہ کافر و مرتد خیال کرتے ہیں چنانچہ ابھی حال ہی میں ایسے فتوے آپ پر لگ چکے ہیں۔ اگر آپ بھول گئے ہوں تو امام احمد رضا موومنٹ کے کتابچے جن میں آپ کو کافر۔ مرتد۔ گستاخ رسول گو بلز ثانی وغیرہ خطابات سے نوازا گیا ہے انکا از سر نو مطالعہ کر لیں۔

۳۔ آپ تعلّی سے لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "انجام آتھم" میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ان کو کہہ دے کہ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۰) اور اسی طرح مذکورہ کتاب سے ہی چند اور حوالے پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مباہلہ کیلئے کسی خاص "میدان" میں ہی اکٹھے ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور گویا آپ اشتہاری مباہلہ کے قائل ہی نہ تھے لیکن چونکہ آپ لوگ یہودیانہ تحریف سے باز نہیں آتے آپ نے کتاب "انجام آتھم" کے وہ حوالے تو درج کر دیئے جن میں حضور نے مولویان کو ایک مقام اور تاریخ پر جمع ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ لیکن اسی کتاب میں موجود ان حوالوں کو عوام کی نظر سے چھپا رکھا ہے جن میں حضور نے 50 کوس سے دور کے علماء کو بذریعہ اشتہارات مباہلہ کرنے کی دعوت دی ہے چنانچہ وہ پورا اقتباس ہم ذیل میں درج کرتے ہیں فرمایا:۔

"چونکہ مباہلہ کیلئے ہر ایک شخص کو بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا یا بلادِ عرب یا بلاد فارس کا اس لئے یہ مشقت مخالفوں پر جائز نہیں رکھی گئی کہ وہ دور دراز سفر کر کے پہنچیں بلکہ حسب منطوق وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۔ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے"۔ (انجام آتھم ۳۱۷)

مولوی شعیب! آپ ہر گز یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حوالہ مذکورہ کتاب میں کسی ایسی جگہ پر تھا کہ آپ کی نظر سے نہیں گزرا حق یہ ہے کہ یہ حوالہ بھی اُسی مقام پر ہے جہاں سے آپ نے "میدان مباہلہ" کی بات اُٹھائی ہے۔ لیکن چونکہ دوسرے حوالے سے اشتہاری مباہلہ کی تائید ہوتی ہے اسلئے اُس پر آپ نے ہاتھ رکھ دیا۔ بتائیے یہ خصلت کس کا طرہ امتیاز ہے!!!۔

پس اب جبکہ جماعت احمدیہ دنیا کے ڈیڑھ صد سے زائد ملکوں میں پھیل چکی ہے اور دوسری طرف اس الٰہی جماعت کے مخالفین بھی دنیا بھر میں پھیلے پڑے ہیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق اور بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح اور عمل کے مطابق مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کی دعوت دی ہے۔ لہٰذا آپ کیلئے بجز اس کے اور کوئی صورت باقی نہیں رہ جاتی کہ آپ مباہلہ کی مطبوعہ کاپی پر پورے انشراح صدر کے ساتھ دستخط ثبت فرما کر لعنت اللہ علی الکاذبین کے اعلان کے ساتھ اخبار "سالار" اور "پاسبان" میں شائع کروا دیں اور الٰہی فیصلہ کا انتظار فرمائیں ورنہ ایک طرف مباہلہ کی دعوت کو قبول کرنے کا اعلان کرنا دوسری طرف اس مباہلہ کو غیر شرعی قرار دینا اور اپنی ذاتی حیثیت کو فراموش کرتے ہوئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے امام کو بالمواجہ مباہلہ کیلئے بنگلور بلانے کی جسارت کرنا جس کی عقل بھی تائید نہیں کرتی یہ سب مباہلہ سے انکار اور فرار کی راہیں ہیں۔

۴۔ بالآخر عرض ہے کہ آپ نے اپنے مضمون مطبوعہ پاسبان 20.4.99 میں اور اپنے اس مرسلہ خط میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین معاندین و منکرین کا خصوصی ذکر کیا ہے یعنی مولوی غلام دستگیر قصوری۔ مولوی عبد الحق غزنوی اور ثناء اللہ امرتسری ان تینوں کے عبرتناک انجام کا قصہ بھی سن لیجئے۔

☆۔ مولوی غلام دستگیر قصوری بعد مباہلہ طاعون سے ہلاک ہوا تھا۔

☆۔ عبد الحق غزنوی نے تعلّی کی تھی کہ بعد مباہلہ اس کے ہاں نرینہ اولاد پیدا ہو گی لیکن مباہلہ کے بعد اس کے گھر ایک مرا ہوا چوہا بھی پیدا نہیں ہوا۔ آج اگر کوئی ایسا ہو کہ جو دعویٰ کرے کہ بعد مباہلہ اس کی اہلیہ کے بطن سے کوئی لڑکا پیدا ہوا تھا تو ایسے وجود کو پیش کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

☆۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے کہا تھا کہ اگر وہ مباہلہ قبول کر کے حضور علیہ السلام سے پہلے مر گیا تو کیا نشان دیکھے گا اور پھر پہلے مرنا صداقت کی علامت تو نہیں کیونکہ مسیلمہ کذاب بھی آنحضرت ﷺ کے بعد زندہ رہا تھا تو کیا آنحضرت ﷺ جھوٹے ہو گئے (نعوذ باللہ) چنانچہ اپنے ہی قائم کردہ معیار کے مطابق وہ مثیل مسیلمہ بن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اپنے اکلوتے جوان بیٹے کے قتل کر دیئے جانے کے غم میں گھلتے ہوئے فالج کی حالت میں نہایت ناگفتہ حالت میں اس جہان سے رخصت ہوئے تھے۔ فاعتبِرُوا یا اولی الابصار چونکہ آپ نے خاص طور پر ان تینوں مکفرین کا ذکر کیا تھا اس لئے ہم نے بھی ان تینوں کے انجام پر ہی اکتفا کی ہے۔

بالآخر ہم یہی عرض کرتے ہیں کہ آپ جیسے ایک عام مولوی اور ایسے ہی دیگر ہزاروں مولوی صاحبان بھی اگر مباہلہ قبول کرنا چاہتے ہیں تو اس کا یہی ایک طریق ہے کہ سنجیدگی سے اشتہار مباہلہ پر دستخط کر کے اخبارات میں اور دیگر ممکنہ ذرائع سے اس کی تشہیر کر دیں اور پھر خدائے قہار و غیور کی شان جلالی کے منتظر رہیں۔

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

والسلام خاکسار (محمد شفیع اللہ امیر جماعت احمدیہ صوبہ کرناٹک)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

درخواست دُعا

مکرم محمد ذاکر خان صاحب صدر جماعت احمدیہ سہارنپور اپنے بیٹے کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز مخالفین کو راہ ہدایت نصیب ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حاصل مطالعہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مورخ احمدیت

یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے والے بہتر فرقے

دیوبندی عالم مولوی احمد علی، لاہور (جنہیں "شیخ التفسیر" اور امام الاولیاء" کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے) کا ایک غور طلب بیان:

"برادران اسلام! سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین کا ارشاد ہے "لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ"۔ اے مسلمانو! تم پہلوں کے طریقوں کی بالشت کے بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ کی ضرور تابعداری کروگے۔

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ آپؐ کی امت میں سے جو بہتّر فرقے پہلوں یعنی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے وہ سب دوزخ میں جائیں گے اسلئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہر عالم اور ہر پیر کے پیچھے نہ لگنے پائیں بلکہ فقط اس عالم کے سامنے زانوئے ادب طے کریں جو ہمیں کتاب و سنت کی تعلیم دے اور فقط اس پیر کو اپنا مقتدا بنائیں جو کتاب و سنت کا پورا پابند ہو۔ اور ہمیں اس کی صحبت میں رہ کر شریعت کی پابندی کی توفیق ہو۔ اور اگر ہم شریعت کی خلاف ورزی کریں تو وہ فوراً ہم پر گرفت کرے۔ ورنہ جو صوفی شریعت کے مخالف ہو وہ خواہ آسمان پر اڑتا ہوا آئے، لاکھوں مرید پیچھے لگا کر لائے، قبلہ عالم کہلائے مگر ہمیں اس کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنا بھی گناہ ہے اور اس کی بیعت کرنا حرام ہے۔ اگر ہو جائے تو توڑنا فرض عین ہے وَمَا عَلَینَا اِلاَّ البلاغ۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۴؍ جنوری ۱۹۹۸ء صفحہ ۸)

کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ دیوبندی حضرات ان بہتّر فرقوں سے کنارہ کش ہو کر اس تہتّرویں اور ناجی جماعت میں شامل ہو جائیں جسے ان سب فرقوں نے الگ کر دیا ہے۔

پاکستانی دستور اور پاکستانی قوم

"تحریک خلافت پاکستان" کے ترجمان "ندائے خلافت" (مورخہ ۱۴؍ تا ۲۰؍ اگست ۱۹۹۷ء صفحہ ۳) کا ایک شذرہ:

دستور پاکستان میں شامل ہر اسلامی دفعہ کے ساتھ اس کے "تریاق" کے طور پر ایسی دفعات اور شقیں بھی کمال مہارت سے شامل کر دی گئیں کہ دیگر اسلامی دفعات کے ساتھ ساتھ قرارداد مقاصد بھی بالکل غیر مؤثر بلکہ کالعدم ہو کر رہ جائے۔ چنانچہ پاکستان کا موجودہ دستور اس اعتبار سے چوں چوں کا مربّہ اور منافقت کا پلندہ ہے۔

ہمارا یہ طرز عمل آیت قرآنی "يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ" (ترجمہ: یہ لوگ دھوکہ دینا چاہتے ہیں اللہ کو اور اہل ایمان کو، جبکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ دھوکہ نہیں دے رہے مگر صرف اپنے آپ کو اور انہیں اس کا شعور حاصل نہیں۔ (البقرہ آیت ۹) کے مصداق ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پچھلے پچاس سالوں میں دنیا کی متعدد دیگر اقوام تو ترقی کے زینے عبور کرتی کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہیں۔ اور ع "ایک ہیں ہم کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ!"۔ گزشتہ پچاس سالوں میں ہمارے یہاں قومی سطح کا ہر ادارہ بتدریج زوال کی طرف بڑھتا ہوا آج تباہی کے آخری کنارے تک پہنچ چکا ہے۔ پچاس سال قبل وجود میں آنے والی ایک پاکستانی قوم آج متعدد علاقائی، لسانی اور نسلی عصبیتوں اور قومیتوں میں بٹ کر باہم دگر برسر پیکار ہے۔ اقتصادی و معاشی لحاظ سے ہم دیوالیہ ہو چکے ہیں اور اپنی ناگزیر ضروریات کی فراہمی کے لئے بھی منت خوشامد کر کے قرض حاصل کرنے اور بھیک مانگنے پر مجبور ہیں، گویا ہم من حیث القوم آج دوسروں کے ٹکڑوں پر پل کر زندہ ہیں"۔

روسی مسجد میں مولویوں کی تصاویر

ملا یوسف لدھیانوی صاحب اور ان کے ہم مشرب علماء مثلاً انور شاہ کاشمیری، حسین احمد مدنی، مولوی احمد علی لاہوری اور مفتی محمد شفیع کے نزدیک تصویر کھنچوانا حرام ہے۔ (رسائل یوسفی صفحہ ۴۵۱، ۴۵۳ ناشر مکتبہ لدھیانوی کراچی)

اس کے برعکس دوسرے کثیر دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، مودودی اور شیعہ علماء فوٹو کے اس قدر شائق ہیں کہ بقول جناب کوثر نیازی "جب تک پریس کانفرنس میں فوٹو گرافر نہ پہنچ جائیں حضرت مولانا صاحب لب کشا نہیں ہوتے"۔ (ایضاً صفحہ ۴۵۱)

جناب امیر حمزہ نے چند سال قبل روس کا دورہ کیا تو یہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے کہ خانہ خدا میں مولویوں کی تصاویر آویزاں تھیں۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں:

- "اب ہم استراخان کی مرکزی اور سب سے خوبصورت مسجد میں گئے تو اس کے اندرونی دروازے پر روس کے مفتیوں اور مولویوں کی تصاویر ایک فریم میں لٹکی ہوئی تھیں۔ یہ تصاویر دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی اور اس سے بڑھ کر یہ حیرانی کہ سب نے کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے ساتھ ٹائی لگا رکھی تھی جو کہ صلیب کا نشان ہے اور ہر عیسائی اسے گلے میں خوب کس کر ڈالتا ہے۔ یہ صاحب تصویر حضرات داڑھی منڈے تھے۔ چند ایک کی تھیں اور وہ بھی بے انتہائی چھوٹی"۔ (اخبار "نوائے وقت" لاہور جمعہ میگزین ۱۷؍ دسمبر ۱۹۹۳ء صفحہ ۱۴)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بتاریخ ۲؍ جون ۱۹۹۹ء مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب لندن

آپ حضرت مولوی محمد اسمٰعیلؓ جلال پوری کے بیٹے اور مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب سابق مفتی سلسلہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ ۸۵ سال کی عمر پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابتدائی تعلیم جامعہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی اور مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ ملازمت سے فراغت کے بعد چند سال سیرالیون (مغربی افریقہ) میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت سرانجام دی۔ ۱۹۵۵ء سے لندن میں مقیم تھے۔ یہاں پر خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اللہ کے فضل سے نہایت مخلص، فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے دلی عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ قرآن مجید کا پہلا پارہ اور نماز کا split word ترجمہ شائع کیا جو بہت مقبول ہوا۔ مرحوم موصی تھے۔ مقبرہ موصیان احمدیہ قبرستان بروک وڈ ووکنگ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سارہ نسیم صاحبہ اہلیہ کرنل (ر) محمد صادق ملک صاحب راولپنڈی

محترمہ سارہ صاحبہ چینی صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ جن کے ساتھ کرنل صاحب کی شادی ہوئی۔ فدائیت اور سلسلہ سے وابستگی اور خدمت میں بہت نمایاں تھیں۔ کراچی کی لجنہ کے عہدوں پر بھی فائز رہیں۔ غیر معمولی بات یہ تھی کہ اپنی بیماری کو کبھی خدمت دین کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں انہیں ہمیشہ آپا سارہ کے نام سے یاد رکھتا تھا۔ کرنل محمد صادق صاحب کے متعلق یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انہوں نے وفا اور خدمت کا حق خوب نبھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے اور ملک صاحب کو بھی جب بھی خدا کا بلاوا آئے قرب الٰہی میں اپنی بیگم جیسا رتبہ عطا فرمائے اور دونوں ابد الآباد تک اکٹھے رہیں۔

نئی صدی کیلئے انگلش ڈکشنریوں میں ان گنت بھارتی الفاظ بھی شامل

یو این آئی کی خبروں کے مطابق دنیا کے سرکردہ پبلشروں کی ۲۱ویں صدی کیلئے تیار کردہ انگریزی زبان کی ڈکشنریوں میں "اچھا بچہ جیسے کئی الفاظ شامل کر لئے گئے ہیں۔ نیو آکسفورڈ ڈکشنری آف انگلش چیمبرز ۲۱ میں سنچری ڈکشنری اور کولنز کی نئی ڈکشنری میں زیادہ ہندی الفاظ دیئے گئے ہیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں "اچھا" اور بچہ جیسے الفاظ بھی دیئے گئے ہیں۔ ۲۱۷۲ صفحات پر مشتمل آکسفورڈ ڈکشنری میں ۱۸ لاکھ الفاظ درج ہیں اور ایک لاکھ ۲۰ ہزار ہندی الفاظ ہیں۔ ڈکشنری میں ڈسٹرکٹ، فرسٹ نام، جیسے محاورے اور 'کرسچین نام' کے الفاظ ترک کر دیئے گئے ہیں۔

چیمبرز اس ڈکشنری کے ۱۶۶۴ صفحات ہیں اور اس میں ۲ لاکھ ۱۵ ہزار ریفرینس اور ۳ لاکھ تشریحات ہیں کولنز کی نئی صدی کی پیپلز ڈکشنری میں ۱۹۶۰۰۰ تشریحات اور ۱۸۰۰۰۰ ریفرنس ہیں۔ آکسفورڈ میں 'اچھا'، بچہ، بائی ٹھنڈی، کرتہ، اور سلوار جیسے الفاظ شامل کئے گئے ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے پبلشرز آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے ریجنل منیجر مسٹر دھر بالان نے کہا ہے کہ انگلش میں بھارتیوں کی تحریروں کی کامیابی سے ڈکشنری کے ایڈیٹر ہمارے دیش کے الفاظ شامل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ نئی آکسفورڈ ڈکشنری برطانیہ میں سب سے پہلے بک سٹالوں پر پہنچی اور چیمبرز ڈکشنری مارکیٹ میں آگئی۔ چیمبرز کی انڈین ایڈیشنوں کی ۵ ہزار کاپیاں ابھی تک فروخت ہو چکی ہیں جس کی قیمت ۳۵۰ روپے ہے۔

یوروپ کے ساتھ براہِ راست ریل لنک

بھارتیہ ریلوے ایران، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، میںمار، تھائی لینڈ اور ملیشیا کے راستہ سے یوروپ اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان ٹرانس ایشیائی ریلویز لنک میں شامل ہونے کیلئے اصولی طور پر اتفاق کر لیا ہے۔ اس پروجیکٹ پر ایشین لینڈ ٹرانسپورٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت اقوام متحدہ کی تنظیم اسکیپ کی طرف سے غور کیا جا رہا ہے۔ اس پروجیکٹ سے متعلق تجاویز تیار کرنے کیلئے اسکیپ کی طرف سے کچھ ابتدائی جانکاری حاصل کی ہے۔ اپریل ۱۹۹۲ء میں بیجنگ میں ہوئے اسکیپ کمیشن کے ۴۸ویں اجلاس کے دوران ٹرانس ایشیا کی ریلویز کے جنوبی کاریڈور کا مطالعہ کرنے کی توسیع کی گئی تھی۔ ۱۹۹۵ء میں اسکیپ نے ٹرانس ایشیا کی ریلویز جنوبی کاریڈور کیلئے روٹ ضرورتوں کا ابتدائی مطالعہ کیا تھا۔ (ہند سماچار جالندھر

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دُعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 24th June, 1999 Issue No: 25

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت

برائے سال ۹۹

اس سال امتحان دینی نصاب کی تاریخ ماہ اگست کا آخری اتوار 29-8-99 مقرر کی گئی ہے نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن مجید باترجمہ پارہ لایحب اللہ سورہ النساء آیت ۱۴۹ تا آخر سورہ آیت ۱۷۷ نمبر ۵۰۔

۲۔ کتاب پیغام صلح (مکمل) نمبر ۲۵۔

۳۔ دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ ۱۶۰ تا صفحہ ۱۸۸ نمبر ۔۲۵

نوٹ:۔ اپنے طور پر مطالعہ کیلئے سال رواں کے دوران کتاب کشتی نوح (نصف اوّل) مقرر کی گئی ہے۔ اس کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ حسب سرکلر حضور انور مورخہ ۹۳-۱۱-۱۸ نماز ظہر یا عصر یا مغرب کے معاً بعد دس منٹ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ کی اجتماعی کلاس ہو۔ جن مجالس میں یہ ممکن نہ ہو ان میں کوئی متبادل انتظام کیا جائے اور کارگزاری کی رپورٹیں باقاعدہ بھجوائی جائیں۔

ضروری ہدایات برائے مذکورہ بالا تعلیمی نصاب شق نمبر (۱) صف دوئم کے انصار سے باقاعدہ معروف طریق کے مطابق امتحان لیا جائے گا۔

شق نمبر (۲) صف اوّل کے انصار کو Open Book Examination کی رعایت دی جاتی ہے البتہ ان میں سے جو انصار شق نمبر (۱) کے معیار کے مطابق امتحان دینا چاہیں انہیں اجازت ہے۔

شق نمبر (۳) مندرجہ بالا دونوں شقوں کے علاوہ جو انصار کسی معذوری کے باعث اگر پرچہ جات نہ لکھ سکتے ہوں اُن سے زبانی امتحان لیا جائے گا۔ براہ کرم جملہ اراکین مجلس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ جن مجالس کی طرف سے مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملے گا انکی طرف سے آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کردے گا۔ انشاء اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

داخلہ مدرسة المعلمین قادیان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 1999 کو مدرسة المعلمین کا نیا تعلیمی سال شروع ہوگا۔ خواہشمند تندرست نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں درج ذیل شرائط ملحوظ رکھ کر محترم امیر صاحب / محترم صدر صاحب جماعت کے توسط سے اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر مدرسة المعلمین میں ارسال کریں۔ مطبوعہ فارم امراء کرام اور صدر صاحبان سے حاصل کرسکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ امیدوار اپنی زندگی سلسلہ احمدیہ کیلئے وقف کرے۔
۲۔ ذہین و تندرست ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۸ سے کم اور ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔
۶۔ غیر شادی شدہ ہو۔
۷۔ امیدوار اپنے تعلیمی و طبی سرٹیفکیٹ مع دو عدد فوٹو (پاسپورٹ سائز) یکم جولائی تک دفتر مدرسة المعلمین میں ارسال کریں۔
۸۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورے اترنے والے امیدوار کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ ☆۔ قادیان آنے کیلئے اخراجات سفر خود برداشت کرنے ہوں گے۔
☆۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔
☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے کپڑے اور بستر اپنے ساتھ لے کر آئے۔
☆۔ امیدوار **30-31** جولائی تک قادیان ضرور پہنچے۔
☆۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی امیدوار کی درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سلیبس

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو مضمون و درخواست۔ زبانی انٹرویو۔ تاریخ اسلام۔ معلومات عامہ۔

نوٹ قبل ازیں داخلے کا اعلان بدر میں شائع ہو چکا ہے اب اس میں کچھ ترمیم کرکے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ درخواست دہندگان اس اعلان کی روشنی میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ (ہیڈ ماسٹر مدرسة المعلمین قادیان)

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت کی توجہ کیلئے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ یو۔ کے ۳۰-۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۹۹ء کو اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ میں منعقد ہو رہا ہے اس میں شرکت کے خواہشمند احباب و خواتین کے کوائف بمطابق سرکلر نظارت امور عامہ میں اپنی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوادیں تا کہ انہیں حصول ویزا کیلئے لندن سے آمدہ دعوت نامے سپانسر شپ بھجوائے جاسکیں۔ اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

صوبائی اجتماعات لجنہ اماء اللہ بھارت

"تمام لجنات کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال لجنہ بھارت کے صوبائی اجتماعات کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸-۲۹ اور ۳۰ ستمبر ۱۹۹۹ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ کوشش کی جائے کہ تمام صوبہ جات میں انہیں تاریخوں میں اجتماع منعقد ہوں۔ اگر حالات کی وجہ سے ان تاریخوں میں منعقد نہ ہوسکتے ہوں تو اپنی سہولت سے تاریخیں مقرر کرکے مرکز سے منظوری لے لیں"۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان)

جلسہ سیرة النبیؐ

لجنہ اماء اللہ دہلی کے تحت ۱۷ / جون کو جلسہ سیرة النبی منعقد ہوا۔ مکرمہ نسیم بیگم کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ خورشیدہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر نسیم بیگم صاحبہ کی بعنوان "آنحضرتؐ کی سیرة طیبہ اور اخلاق فاضلہ" دوسری تقریر خاکسار کی بعنوان "بانی اسلام کا ساری دنیا پر ایک بہت بڑا احسان تھی"۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امة الحفیظ صدر لجنہ دہلی)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 1999ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرسکتے ہیں۔

داخلہ کی شرائط

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔
۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ پاس ہونے کی صورت میں عمر 22 سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔
۶۔ حفظ کلاس کے لئے عمر 10-12 سال سے زائد نہ ہو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔
۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت / صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹو گراف پاسپورٹ سائز 15 جولائی 99 تک ارسال کردیں۔

☆۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کیلئے آنے کی اطلاع بعد جائیزہ دی جائے گی۔
☆۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔
☆۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے۔ رضائی بستر وغیرہ لے کر آئیں۔

نصاب

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا۔ **اردو:**...... ایک مضمون اور درخواست۔
انگلش :...... مضمون درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو۔ گرامر۔
انٹرویو:۔ اسلامیات۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ تلاوت قرآن کریم (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)